مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

تربیت اولاد کے اصول

حضرت مصلح موعود انصار اللہ کو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''انصار اللہ کی تنظیم درحقیقت اسی غرض کے لئے قائم کی گئی ہے کہ آپ لوگ خدمت دین کا پاک اور بے لوث جذبہ اپنے اندر رکھیں اور وہ امانت جسے آپ نے اپنے بچپن اور جوانی میں سنبھالا اور اسے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھا اس کی اب پہلے سے بھی زیادہ نگہداشت کریں اور اپنے بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے قدم بقدم چلانے کی کوشش کریں بے شک ان کی تنظیمیں الگ الگ ہیں۔لیکن اطفال الاحمدیہ آخر آپ کے ہی بچے ہیں اور خدام بھی کوئی علیحدہ وجود نہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کے ہی بیٹے اور بھائی ہیں۔پس جس طرح ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کرے اسی طرح انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کے حالات اور ان کے اخلاق کا جائزہ لیتے رہیں اور خدانخواستہ ان میں کوئی کمزوری دیکھیں تو نرمی اور محبت کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی ظاہری جدوجہد کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کو جذب کریں اور سب سے بڑھ کر اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں تا کہ ان کی فطرت کا مخفی نور چمک اٹھے اور دین کے لئے قربانی اور فدائیت کا جذبہ ان میں ترقی کرے۔ اگر جماعت کے یہ تینوں طبقات اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری قومی زندگی ہمیشہ قائم رہ سکتی ہے۔افراد بے شک زندہ نہیں رہ سکتے لیکن قوم اگر اپنے آپ کو روحانی موت سے محفوظ رکھنا چاہے تو وہ محفوظ رکھ سکتی ہے۔ پس کوشش کرو کہ خدا تمہیں دائمی روحانی حیات بخشے۔کوشش کرو کہ تم اپنے پیچھے نیک اور پاک نسلیں چھوڑ کر جاؤ تا کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہی ہو۔ (الفضل 3 نومبر 1963ء)

تربیت اولاد کے چند اصول احادیث سے پیش خدمت ہے۔

تربیت اولاد کی ضرورت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تمہیں ان میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اس کا کان کاٹتے ہیں اور اسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

(مسلم- کتاب القدر- باب معنی -کل مولود یولد علی الفطر)

صحبت صالحین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے''۔

(ترمذی-ابواب الزھد -باب ماجاء فی اخذ المال بحقه)

بچوں کو حلال اور طیب کھانے کی تربیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے بیٹے حسن نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈالی تو رسول اللہؐ نے فرمایا۔چھی! چھی! تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

(بخاری - کتاب الجهاد- باب من تکلم بالفارسية والرطانة)

بچیوں کی نگرانی اور تربیت

حضرت جابر بن عبداللہ سے ایک طویل روایت میں ذکر ہے کہ اپنے والد کی شہادت کے بعد میں نے شادی کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔رسول اللہؐ نے فرمایا تم نے کنواری سے کیوں شادی نہ کی تا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے تو میری چھوٹی چھوٹی بہنیں تھیں۔ میں نے ناپسند کیا کہ میں ان جیسی لڑکی سے ہی شادی کروں جو نہ تو ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کی نگرانی کرے۔ میں نے تو اس لئے بیوہ سے شادی کی ہے کہ وہ میری ان بہنوں کی نگرانی کرے اور انہیں ادب آداب سکھائے۔

(بخاری - کتاب الجهاد- والسیر- باب استئذان الرجل الامام)

بچے کو نماز کے آداب سکھانا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ کے گھر رات گزاری۔ رات کو آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔آپؐ نے مجھے سر سے پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(بخاری- کتاب الاذان- باب اذالم ینو الا مام ان یوم ثم جاء قوم فامهم)

مصعب بن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی تو رکوع کے لئے جاتے ہوئے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا اس پر میرے والد نے ایسا کرنے سے منع کیا اور انہوں نے بتایا کہ ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا تھا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

(بخاری -کتاب الاذان -باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع)

بچے کو نماز پڑھنے کے لئے کب کہا جائے

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے گھر گئے انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ بچہ کب نماز پڑھنی شروع کرے۔انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک آدمی نے بتایا تھا کہ آنحضرت ﷺ سے یہ امر دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ''بچہ جب اپنے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنا جان لے تو اسے نماز کا حکم دو''۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب متی یومر الغلام بالصلوۃ)

رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ''۔

(سنن ابی داؤد - کتاب الصلوۃ - باب متی یومر الغلام بالصلوۃ)

اولاد میں مساوات

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے تحفتاً کچھ دیا اور مجھے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپؐ اس بارہ میں گواہ بن جائیں۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اپنی اولاد میں مساوات رکھو۔

(مسلم -کتاب الھبات - باب کراھة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة)

اولاد کا احترام

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(ابن ماجه - ابواب الادب باب برالوالد)

اولاد سے پیار اور اکرام

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہؓ جب کبھی آپؐ سے ملنے آتیں تو آپؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپؐ ملنے کے لئے فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔آپؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر آپؐ کو بٹھاتیں۔

(ابو داؤد- کتاب الادب- باب فی القیام)

بیٹیوں سے محبت کی تلقین

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو۔ وہ تو غلو کی حد تک محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل- مسند الشامیین- حدیث عقبة بن عامر الجهنی)

بیوہ یا مطلقہ بیٹی سے حسن سلوک

حضرت سراقہؓ بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں افضل ترین صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟

تمہاری وہ بیٹی جو (کسی وجہ سے) تمہارے پاس (سسرال سے) واپس آجائے اور اس کا تمہارے سوا کوئی کمانے والا نہ ہو۔

(سنن ابن ماجه - کتاب الادب - باب بر الوالد والاحسان علی البنات)

نومولود بچوں کو گڑھتی دینا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے اور مبارکباد دیتے تھے اور ان کو گڑھتی دیتے تھے۔

(مسلم -کتاب الادب - باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته وحمله الی صالح)

بچوں کے نام اچھے رکھنے چاہئیں

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں قیامت کے روز تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ پس تم اچھے نام رکھا کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا' مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 6 مطبوعہ بیروت)

نئے پھل کا تحفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کسی پھل کا آغاز ہوتا تو لوگ پہلا پھل رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے تو رسول اللہ ﷺ اس پھل کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ دعا کرتے اللّٰھم بارك لنا فی ثمرنا...... اے اللہ! ہمارے پھلوں میں ہمارے لئے برکت دے ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمارے ماپنے کے پیمانے صاع اور مد میں برکت رکھ دے۔

اے اللہ! ابراہیمؑ تیرے بندے اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا مانگی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے بارہ میں ویسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی انہوں نے مکہ کے لئے کی تھی۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے کھانے کو عطا فرماتے۔

(مسلم - کتاب الحج - باب فضل المدینۃ ودعاء النبیؐ فیھا بالبرکۃ)

بچوں سے شفقت کا سبق

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بچوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق کا پاس نہیں کرتا''۔

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ الصغیر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا جی حضور۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا ارحم الراحمین ہے''۔

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ العیال)

بچوں سے شفقت کرنا بہت مستحسن ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اونٹوں پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی وہ صالح عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور اپنی ملکیت کے سلسلہ میں اپنے خاوندوں سے بہت رعایت کرنے والی ہوتی ہیں۔

(بخاری - کتاب النکاح - باب ای النساء خیر)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے نواسے) حسن بن علیؓ کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقۃ)

دوسروں کے بچوں کو ''بیٹا'' کہہ کر بلانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ''یا بُنَیَّ'' یعنی اے میرے بچے کہہ کر مخاطب کیا۔

(صحیح مسلم - کتاب الادب - باب جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی)

بچوں سے بے تکلفی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: ''یاذا الاذنین'' یعنی اے دو کانوں والے۔

(شمائل الترمذی' باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ)

حضرت انس بن مالک کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں اس طرح گھل مل جایا کرتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کو کہتے اے ابو عمیر ''مافعل نغیر'' (ممولہ) نے کیا کیا۔

☆''نغیر'' چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ جو سفید اور سیاہ ہوتا ہے۔ ابو عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پال رکھا تھا وہ مر گیا تو آنحضرتؐ نے ازراہ ہمدردی فرمایا: یاعمیر ما فعل نغیر۔

(صحیح بخاری - کتاب الادب - باب الانبساط الی الناس)

خالدؓ بن سعید کی بیٹی ام خالدؓ روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے والد کے ساتھ زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنہ سنہ واہ! واہ کیا کہنے (سنہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی حسنۃ کے ہیں۔) یعنی یہ کپڑے تمہیں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

راویہ کہتی ہیں کہ میں آگے بڑھی اور خاتم نبوت سے کھیلنے لگی۔ اس پر میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ان کپڑوں کو خوب پہن کر پرانے کر کے پھاڑنا۔

(بخاری کتاب الادب باب من ترک صبیۃ غیرہ حتی تلعب بہ او قبلھا او مازحھا)

نواسے، نواسیوں سے محبت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھتے تھے جب آپؐ قیام فرماتے اسے اٹھا لیتے اور جب آپ سجدہ میں جاتے اسے بٹھا دیتے۔

(مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ - باب جواز حمل الصبیان فی الصلوۃ)

حضرت ابوھریرہؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ان کانوں نے سنا اور ان آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حسنؓ یا حسینؓ کو ان کی ہتھیلیوں سے پکڑا' ان کے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدموں پر تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے ''اوپر چڑھو'' راوی کہتا ہے اس پر اس بچے نے اوپر کو چڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک پر رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا منہ کھولو اس نے منہ کھول لیا تو آپ نے اسے بوسہ دیا پھر یہ دعا کی ''اللھم احبہ فانی احبہ'' اے اللہ! اسے اپنا پیارا بنالے کیونکہ مجھے یہ بڑا محبوب ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب الانبساط الی الناس)

رسول اللہ ﷺ نماز عشاء ظہر یا عصر پڑھانے کے لئے آئے تو آپ اپنے بچوں حسنؓ یا حسینؓ میں سے کسی کو اٹھائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو بچے کو اپنے دائیں پاؤں کے پاس بٹھا دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور اس کو لمبا کر دیا۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ تو سجدہ میں ہیں اور بچہ آپ کی پیٹھ پر سوار ہے۔ پھر میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو لوگوں نے دریافت کیا' یا رسول اللہ! آپ نے اپنی اس نماز میں ایسا (لمبا) سجدہ کیا ہے جو عموماً آپ نہیں کرتے۔ کیا کسی امر کا آپؐ کو حکم دیا گیا یا آپؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ دونوں باتیں نہ تھیں بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا اور میں نے ناپسند کیا کہ اس کی خوشی پوری کرنے سے پہلے میں جلدی سے سجدہ سے اٹھ جاؤں۔

(المستدرک للحاکم' کتاب معرفۃ الصحابۃ رکوب الحسن والحسین علی عاتقیہ')

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنے ایک زانو پر بٹھا لیتے اور دوسرے پر حسن کو۔ پھر ہم دونوں کو اپنے سینے سے چمٹا لیتے اور فرماتے ''اللّٰھم ارحمھما فانی ارحمھما'' اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔ میں ان دونوں سے شفقت رکھتا ہوں۔

(بخاری' کتاب الادب' باب وضع الصبی علی الفخذ)

اولاد اور ماں باپ سے بیزار شخص

سہیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ نہ بات کرے گا نہ ان کو پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔

آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ایسا شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور ان سے بے رغبتی رکھتا ہو اور ایسا شخص جو اپنی اولاد سے بیزار ہو اور ایسا شخص جسے اس کی قوم نے نوازا تو اس نے ان کی نوازشات کی ناقدری کی اور ان سے بیزاری کا اظہار کیا۔

(مسند احمد بن حنبل' مسند المکیین حدیث معاذ بن انسؓ)

بقیہ از صفحہ 5: مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

اور تجاویز دینے کا موقعہ دیتے پھر ان کی رائے کو توجہ اور غور سے سنتے ان کی رائے کا احترام بھی کرتے اور حوصلہ افزائی بھی کرتے اور اگر کسی سے اختلاف ہوتا تو دلائل سے قائل کرتے۔

شعبہ متخصصین میں آپ نے آئن لائن صوت الافکار کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا جس میں موازنہ مذاہب نیز مختلف مذاہب کے عقائد کے بارہ میں متخصصین کے مضامین شامل ہوتے اور اس بات پہ بہت خوش تھے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔

آپ مستقبل میں احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ غیر معمولی علمی درسگاہوں، علمی ماحول اور بہترین ریسرچ سکالرز تیار کرنے کا تصور پیش کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ایسے بے نفس علم دوست خدام سلسلہ ہمیشہ جماعت کو عطا کرتا رہے جو خلافت کے لئے سلطان نصیر ہوں۔ آمین

مکرم حافظ مظہر احمد صاحب

محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب۔ایک علم دوست شخصیت

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب میرے خالو تھے بچپن سے آپ کو قریب سے دیکھنے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا گھر میں جب بھی آپ کو دیکھا کسی نہ کسی علمی و قلمی خدمت میں مشغول پایا اگر چہ آپ ایک علمی شخصیت تھے مگر علمی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ طبیعت میں خشکی نہیں تھی بلکہ بہت سادگی اور مزاح تھا اور بسا اوقات بڑے پیچیدہ علمی مسائل کی گتھی کو نہایت لطیف رنگ میں سلجھا دیتے تھے یہی وجہ تھی کہ بالخصوص پنجابی اور دیہاتی طبقات میں بہت مقبول تھے۔ اس قلمی جہاد کے دور میں آپ کو بہت سی علمی و قلمی خدمات کی توفیق ملی قبل اس کے کہ میں آپ کی علمی خدمات کا ذکر کروں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ آپ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مولانا محمد اسماعیل حلالپوری صاحب کے نواسے اور مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ کے بھانجے تھے۔مولانا حلالپوری صاحب کی وفات پہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جو مضمون لکھا اس میں سے ایک اقتباس پیش ہے۔ جو آج بھی علماء کو دعوت علم وعمل دے رہا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے جماعت میں بڑے بڑے پائے کے عالم موجود ہیں مگر جو علمی تنوع مرحوم (حضرت مولانا محمد اسماعیل حلالپوری صاحب) کو حاصل تھا وہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا تفسیر، تجوید، حدیث، اصول حدیث ،مصطلحات حدیث ، کتب سلسلہ احمدیہ، فقہ ،اصول فقہ، تاریخ بلاغت، ادب، لغت، صرف ونحو، عروض وقافیہ منطق وفلسفہ، حتیٰ کہ علم تقویم اور علم ہیئت وغیرہ تک میں ایک سادماغ چلتا تھا اور ان سب علوم میں خوب دسترس حاصل تھی یہ علمی تنوع یقیناً کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ (الفضل 19مارچ 1940ء)

پس بچپن سے ملنے والے دینی ماحول اور اپنے بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے آپ نے بھی کسی قدر علمی تنوع سے حصہ لیا آپ محترم مولوی محمد اشرف صاحب(معلم وقف جدید و سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ) کے ہاں 1942ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔قادیان اور بھیرہ کے پاکیزہ علمی ماحول کے باعث آپ مڈل کلاس سے ہی کامیاب داعی الی اللہ اور مناظر بن گئے۔میٹرک کے بعد عیسائیت کے گیارہ کورسز کئے۔ 1960ء میں مولانا ابوالعطاء صاحب کے ساتھ ماہنامہ الفرقان میں معاونت کی توفیق پائی اسی طرح مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کے ساتھ تعلیمی پاکٹ بک کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق پائی۔آپ 1969ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کیا اسی دوران ایف اے اور مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ 1972ء سے 1989ء تک فیلڈ میں رہے جماعتوں میں جہاں جہاں مربی تعینات رہے احباب جماعت سے بڑی محبت کا تعلق رکھا اور اس تعلق کو آخر وقت تک قائم رکھا جماعتوں میں قرآن کریم کے درس بھی دیتے رہے اور بکثرت مذاکرے کرتے اور کرواتے رہے۔اور غیراز جماعت کے وفود بھی کثرت سے ربوہ لاتے۔ 1990ء تا 1998ء نظارت اشاعت میں مکرم سید عبدالحی صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس قرآن کریم کے حوالہ جات کی تحقیقی ٹیم کی نگرانی کی توفیق بھی پائی۔ پہلے سید میر مسعود احمد صاحب کے ساتھ نائب نگران متخصصین رہے۔ 2008ء سے تا وفات آپ نگران شعبہ متخصصین رہے۔

قرآن کریم ،احادیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا بہت گہرا مطالعہ تھا موازنہ مذاہب سے آپ کو خاص دلچسپی تھی توریت انجیل اور وید کا بھی کافی علم تھا مطالعہ کے بارہ میں کہا کرتے تھے کہ میں تو متخصصین سے بھی کہا کرتا ہوں کہ کتاب کا مطالعہ ایسا ہونا چاہئے کہ کتاب کا نام آئے یا کتاب سامنے ہو تو اس کے تمام مضامین ذہن میں مستحضر ہو جانے چاہئیں۔ نیز اس کے ساتھ یہ نصیحت بھی کرتے کہ صرف کتابی کیڑا مت بنو بلکہ اپنے گردوپیش پر غور وفکر کی عادت ڈالو اور اپنے ماحول سے بھی سیکھو۔اسی طرح حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور ان کی اولاد کے بارہ میں بھی کافی معلومات تھیں بہت سے رفقاء کے بارہ میں آپ نے ایم ٹی اے کیلئے سجرے پھل کے نام سے پروگرامز بھی ریکارڈ کروائے جن میں سے کچھ پنجابی زبان میں بھی ہیں جو بہت مقبول عام ہوئے۔آپ پہلے رفقاء کے بارہ میں مکمل اور ٹھوس معلومات حاصل کرتے رفیق کی اولاد میں سے اس وقت کون حیات ہے اور کیا کر رہا ہے پھر ان تمام معلومات کو نہایت سادگی سے بیان کرتے۔ اور آپ کے پروگرامز کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بسا اوقات تیار شدہ نوٹس کے علاوہ بھی بعض باتیں فی البدیہہ اور زبانی بیان کرنے کا خوب ملکہ رکھتے تھے۔ جماعت کے بہت سے بزرگان کے انٹرویوز بھی آپ نے کئے جو ایم ٹی اے پہ نشر ہو چکے ہیں اور انٹرنیٹ اور یوٹیوب پہ موجود ہیں ۔ میں اس مضمون کی وساطت سے بالخصوص اپنے نوجوان بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ان پروگرامز سے ضرور استفادہ کریں۔

خلافت کے ساتھ آپ کو غیر معمولی عشق تھا بلکہ اس کیلئے بڑے غیرت مند تھے آپ نے اپنی حین حیات میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں قریباً اپنی زندگی کے آخری حصہ یعنی خلافت خامسہ میں ایک کتاب خلیفہ خدا بناتا ہے کے نام سے مرتب کی اکثر کہتے کہ یہ کتاب میری زندگی کا خلاصہ ہے۔

دوسرے مذاہب والوں سے بھی آپ کے اچھے تعلقات تھے دوسرے مذاہب کی کتب خریدنے اور منگوانے کی طرف بھی آپ کی توجہ تھی چنانچہ فائر بائبل کی تقریب رونمائی کے موقعہ پر بائبل سوسائٹی والوں نے آپ کو بطور خاص دعوت دی اگر چہ آپ اپنی علالت کے باعث خود وہاں نہ جاسکے مگر اپنی نمائندگی میں اپنے متخصصین طلباء کو بھجوایا وہاں آپ کی صحت یابی کے لئے دعا بھی کی گئی ۔آپ کی وفات پہ ایک شیعہ عالم تبسم نواز وڑائچ صاحب نے آپ کے بارہ میں مضمون لکھا جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔آپ کی علمی خدمات کا اقرار کرتے ہوئے تبسم صاحب لکھتے ہیں وہ مناظرہ کے میدان میں بھی اپنی شاندار خدمات کے حوالہ سے احمدیہ سلسلہ میں تا دیر نا قابل فراموش رہیں گے اور اپنے بعد آنے والوں کیلئے ان کا تحریری و تحقیقی کام ایک بہترین علمی و دینی اثاثہ تصور کیا جاتا رہے گا۔ ان کی بعض کتب بھی نوادرات علمیہ میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں۔

(الفضل 19/ اگست 2016ء)

آپ کی تحریر کردہ اور مرتبہ کتب کی فہرست قارئین کے لئے پیش ہے۔

دعا اور قبولیت دعا ،ظہور امام مہدی، عظیم آسمانی نشان خدائی تقدیر ، دعوت الی اللہ گائیڈ، جدید تعبیر الرؤیا ، الکفارۃ، دعائیہ خزائن، نماز مترجم، چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے ، دینی معلومات ،احمدیہ پاکٹ گائیڈ، ایک طائرانہ نظر (بہائیت پر) جماعت احمدیہ اور نظام شوریٰ ،خلیفہ خدا بناتا ہے۔

رسالہ تحریک جدید اور مصباح کے ایڈیٹر بھی رہے۔اسی طرح گاہے گاہے الفضل کی قلمی معاونت کی بھی توفیق پائی چنانچہ واقعہ کربلا پر آپ کا ایک ٹھوس علمی و تحقیقی مضمون الفضل میں شائع ہوا۔اپنے گھر اور خاندان کی حد تک شاعری بھی کرتے تھے اپنے بچوں کی سالگرہ یا امتحان میں کامیابی اور شادی وغیرہ کے موقعہ پہ بہت عمدہ دعائیہ منظوم کلام کہا جو آپ کے بچوں کیلئے بہترین یادگار اور سرمایہ حیات ہیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ کے حق میں آپ کی دعائیں قبول فرمائے۔

آپ کے جامعہ احمدیہ کے کلاس فیلو مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کفالت یتامیٰ بیان کرتے ہیں ۔ اعظم اکسیر صاحب نہایت روشن دماغ ہر مسئلہ کو اس کی گہرائی اور تہہ تک اتر کر بیان کرنے والے۔ اپنی کلاس میں ہمارا یہ تأثر تھا کہ اعظم صاحب عیسائیت اور بائبل کے حافظ ہیں بہت سے عیسائیوں اور پادریوں سے ان کے مباحثات بھی ہوئے ان کا مطالعہ بھی بہت وسیع تھا اور طرز بیان بھی متأثر کن ہوتا تھا۔کلاس میں آپ مرکزی شخصیت کے حامل تھے اور ساری کلاس کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔نہایت نرم دل، صلح جُو، وسیع دل و دماغ کے مالک اور ہر ایک کیلئے اچھا سوچنے والے تھے کبھی کسی سے تلخی نہ کی اگر کسی سے تلخی ہوگئی

تو سب سے پہلے یہی اسے مناتے ۔اللہ تعالیٰ اس نیک اور بے غرض عالم دین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

یہ مضمون تشنہ رہے گا اگر متخصصین کی آراء اور ان کے ساتھ آپ کا شفقت کا تعلق تھا شامل مضمون نہ کیا جائے۔

مکرم ثاقب کامران صاحب نائب نگران متخصصین بیان کرتے ہیں کہ ہم سب متخصصین کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا اور ہر ایک کو ذاتی طور پہ جانتے تھے اور ہر ایک سے اس کے علم اور عمر کے مطابق بات کرتے تھے جو مالی لحاظ سے کمزور ہوتا اس کی خاموش معاونت بھی کر دیتے تھے۔لیکچرز میں خود شریک ہوتے اور طلباء کی اصلاح بھی کرتے۔ کسی بھی مضمون پہ تحقیق کرنے والے کو تلقین کرتے کہ پتہ کرے کہ اب تک اس پہ کہاں تک کام ہو چکا ہے اور اگر کسی ادارہ میں اس پہ کام ہوا ہے تو اس سے بھی استفادہ کرنے کا کہتے کسی طالب علم کا ہندوؤں کی تہذیب پہ مقالہ تھا موازنہ مذاہب کے متخصصین کو تہذیب کا مطالعہ کرنے اور مندر وغیرہ دیکھنے کیلئے قریباً دس دن کا حیدرآباد، مٹھی اور نگر پارکر کا دورہ کروایا پھر تحقیق میں جدید ذرائع انٹرنیٹ وغیرہ سے مدد لینے کی بھی طلباء کو تلقین کرتے۔متخصصین کو وقت دینے کیلئے باری باری 5 متخصصین کے ساتھ بے تکلف ماحول میں چائے نوش کرتے اور دوران چائے علمی و تربیتی واقعات بھی سناتے ۔طلباء کو علمی و تحقیقی میدان میں ترغیب بھی دلاتے اور طلباء کی شخصیت و کردار سازی کی طرف بھی خصوصی توجہ دیتے خاص طور پہ انہیں وقت کی پابندی کا درس دیتے۔اپنی آخری بیماری میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بھی داخل ہونے کے باوجود طلباء کی نگرانی و اصلاح کرتے رہے۔بلکہ اسی آخری بیماری میں آپ نے اپنے ہم زلف مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سے چہل حدیث کی سند لے کر طلباء کو ان چالیس احادیث کو یاد کرنے کی تلقین کی چنانچہ دو متخصصین نے اس سند کو حاصل بھی کیا۔

مکرم رانا عمر احمد یحییٰ صاحب متخصص بائبل بیان کرتے ہیں کہ مختلف امور میں طلباء کو اپنی رائے

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

فن فیئر

انسٹیٹیوٹ برائے سپیشل ایجوکیشن ربوہ

مؤرخہ 10 اور 11 دسمبر 2016ء کو نصرت جہاں کالج دارالرحمت ربوہ میں انسٹیٹیوٹ برائے سپیشل ایجوکیشن نے اپنے طلباء کیلئے ایک Carnival اور فن فیئر کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں بچوں کیلئے جھولے، گیمز، جانوروں کے کرتب، اونٹ وگھڑسواری، پرند وچرند کا چھوٹا سا Zoo، لمبا جوکر، کارٹون ڈمیز اور کھانے پینے کے سٹالز موجود تھے۔ سپیشل بچوں کیلئے ایک یادگاری فلیکس لگائی گئی تھی جس پر انہوں نے اپنا ایک ہاتھ کا عکس پینٹ کیا اور شرکاء کیلئے ایک فلیکس تھی جس پر انہوں نے دستخط کر کے بچوں کیلئے ایسی تقریبات کے انعقاد کو خوش کن اور حوصلہ افزاء قرار دیا۔ پہلا دن صرف سپیشل بچوں کیلئے تھا جبکہ دوسرے دن مختلف سکولز کے طلباء شامل ہوئے۔ بچوں کے ساتھ ساتھ ان کی والدات بھی شامل ہوئیں۔

5ویں سالانہ آرٹ وسائنس نمائش

مریم صدیقہ ہائی سکول

مورخہ 7 اور 8 جنوری 2017ء کو مریم صدیقہ ہائی سکول دارالرحمت ربوہ میں پانچویں سالانہ آرٹ وسائنس نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ نمائش میں طلباء وطالبات کی جانب سے تیار کردہ ماڈلز، ری سائیکلڈ اشیاء اور دیگر دستکاری کی اشیاء پیش کی گئیں۔ چھوٹے بڑے بچوں نے انگریزی اور اردو زبان میں مختلف ٹیبلوز اور مختصر ڈرامے پیش کئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نمائش میں مختلف گیمز اور کھانے پینے کے سٹالز بھی لگائے گئے تھے۔ سینکڑوں خواتین وبچے اس سے مستفید ہوئے اور طلباء واساتذہ کی محنت کو بھی سراہا۔

سالانہ کنونشن اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

ناصر ہائی سیکنڈری سکول

مکرم اویس احمد ڈھلوں صاحب وائس پریزیڈنٹ OSA تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 23 مارچ 2017ء کو اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ناصر ہائی سیکنڈری سکول کے زیر اہتمام دوسرے سالانہ کنونشن کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس ایسوسی ایشن کے قیام کا مقصد سکول کے سابق اور موجودہ طلباء کو باہم جوڑنے اور اپنی موجودہ فیلڈ سے متعلق تجربات کا تبادلہ ہے۔ ایسوسی ایشن کا پہلا کنونشن مورخہ 23 مارچ 2016ء کو ہوا تھا۔ اس ایسوسی ایشن کی خاص بات یہ ہے کہ سوائے چند ایک کے تمام ممبران طالب علم ہیں اور اپنے جیب خرچ سے ایسوسی ایشن کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔

23 مارچ 2017ء کو کنونشن کے پروگرامز کا باقاعدہ آغاز دوپہر 2 بجے باسکٹ بال کے میچ سے ہوا جس کے بعد فٹ سال کے میچیز ہوئے۔ بعد نماز عصر طلباء کی ڈیٹا بیس رجسٹریشن کا آغاز ہوا جس کا مقصد آئندہ کیلئے تمام طلباء کو ایسوسی ایشن سے مستقل بنیادوں پر جوڑے رکھنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء نے سٹیج پر آکر اپنے اپنے تجربات اور سکول میں گزرے یادگار لمحات پیش کئے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز ہوا جس کے مہمانِ خصوصی محترم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد بیرونِ ملک طلباء کے موصولہ وڈیو پیغامات دکھائے گئے۔ اس کے بعد محترم حسان بن شاہد صاحب صدر OSA سال 2016-17ء نے اظہار تشکر کیا جس کے بعد محترم مہمانِ خصوصی نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد آئندہ سال کیلئے انتظامیہ کا انتخاب کروایا گیا۔ آخر پر تمام مہمانان اور طلباء کو عشائیہ پیش کیا گیا جس کے دوران سابقہ طلباء کی یادوں پر مشتمل تصویر پروجیکٹر پر دکھائی جاتی رہیں۔ اس پروگرام میں 200 سے زائد طلباء واساتذہ شریک ہوئے۔

اس ایسوسی ایشن کی جانب سے آئندہ سال سے ناصر ہائی سکول میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالبِ علم کو دس ہزار روپے کی سکالر شپ دینے کا اعلان کیا گیا نیز ہر سال اس ایسوسی ایشن کا ایک مجلّہ بھی نکالا جائے گا۔

الوداعی عشائیہ جماعت دہم

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

مؤرخہ 20 مارچ 2017ء کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں کلاس نہم کی جانب سے کلاس دہم کو الوداعی عشائیہ پیش کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جماعت دہم سے شایان احمد چیمہ جبکہ جماعت نہم سے محمد موسیٰ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ مہمان خصوصی نے جماعت نہم اور دہم کے پری بورڈ امتحان میں مضامین کے اعتبار سے نمایاں نمبرز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور طلباء سے خطاب کیا۔ ناظر صاحب نے اپنی جانب سے دینیات اور حساب میں سو فیصد نمبر حاصل کرنے والے تین طلباء کو انعام بھی دیا۔ محترم عمر فاروق صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد اساتذہ حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سالانہ تقریب آمین مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ 2016ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو مورخہ 14 دسمبر 2016ء کو مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیریں ہال میں 12ویں سالانہ تقریب آمین زیر صدارت محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت وترجمہ اور منظوم کلام کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ مجلس مقامی گزشتہ بارہ سال سے ان انصار کی جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے تقریب آمین کروا رہی ہے۔ سال کے آغاز میں قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والے انصار کی کلاسز کا انتظام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں تین سیمینارز ہوئے اور 223 انصار کے اساتذہ مقرر کر کے قرآن کریم ناظرہ شروع کروایا گیا۔ اس سال کل 15 انصار نے ناظرہ اور 16 انصار نے باترجمہ قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اب تک 198 انصار نے ناظرہ اور 17 انصار نے ترجمۃ القرآن مکمل کر لیا ہے۔ رپورٹ کے بعد محترم صدر مجلس نے ان انصار سے قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سنا، پڑھنے اور پڑھانے والوں کو انعامات سے نوازا اور اس کے بعد خطاب فرمایا۔ بعدہٗ محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے اختتامی کلمات کہے اور چند اعلانات کئے اور محترم صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ پھر سب حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والے انصار

نام قاری	ولدیت	حلقہ	عمر	استاد
رفیق احمد صاحب	نصراللہ خان صاحب	طاہر آباد جنوبی	80	ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
راجہ شریف احمد صاحب	اللہ دتہ صاحب	بشیر آباد	70	غنی طارق صاحب
محمود احمد وڑائچ صاحب	محمد اسماعیل صاحب	دارالصدر جنوبی	66	منصور احمد شریف صاحب
احمد دین صاحب	محمد دین صاحب	بیوت الحمد کالونی	65	محمد عاصم حلیم صاحب
محمد یار صاحب	اللہ بخش صاحب	طاہر آباد شرقی	60	حافظ مبارک احمد صاحب
علی اکبر جٹ صاحب	چوہدری مرید علی صاحب	دارالصدر غربی قمر	60	اللہ دتہ طاہر صاحب
غفور احمد صاحب	شریف احمد صاحب	کوارٹرز صدر انجمن	59	منصور احمد شریف صاحب
امجد پرویز گھمن صاحب	شریف احمد صاحب	نصرت آباد	54	منصور احمد شریف صاحب
مبشر احمد صاحب	محمد دین صاحب	دارالفتوح شرقی	54	منصور احمد شریف صاحب
عبدالقدیر شاہد صاحب	فیروز دین صاحب	دارالعلوم غربی ثناء	53	منصور احمد شریف صاحب
عبدالمجید صاحب		طاہر آباد شرقی	51	منصور احمد شریف صاحب
انیس احمد صاحب	منیر احمد صاحب	نصیر آباد رحمٰن	50	اہل خانہ
عزیز اللہ صاحب	سلطان محمد صاحب	کوارٹرز صدر انجمن	47	منصور احمد شریف صاحب
ملک ناصر احمد صاحب	محمد صابر صاحب	دارالیمن وسطی حمد	47	منصور احمد شریف صاحب
استخار احمد قمر صاحب	محمد صدیق صاحب	دارالصدر غربی لطیف	46	منصور احمد شریف صاحب

ترجمۃ القرآن کریم مکمل کرنے والے انصار

محمود احمد علوی صاحب	عطا محمد صاحب	بشیر آباد	75	غنی طارق صاحب
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب	غلام محمد صاحب	دارالنصر وسطی	75	
حمید احمد خان صاحب	محمد امجد خان صاحب	فیکٹری ایریا احمد	62	
ادریس احمد صاحب	مہر دین صاحب	فیکٹری ایریا احمد	68	
محمد سلیمان صاحب	محمد ابراہیم صاحب	احمد نگر	78	فخر احمد صاحب
محمود احمد ظفر صاحب	مشتاق احمد صاحب	رحمان کالونی	58	